بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ تراویح

20 رکعت یا 8۔۔؟

(رشحاتِ قلم)

ابومعاویہ محمد نعمان رضوی

متعلم جامعۃ المدینہ موڑ ایمن آباد



منجانب: اہلِ سنت و جماعت رتالہ گوجر خان
0322-5209049

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نمازِ تراویح

20 رکعت یا 8......؟

(رشحاتِ قلم)

ابومعاویہ محمد نعمان رضوی
متعلم جامعۃ المدینہ موڑ ایمن آباد
ساکن رتالہ، گجرخان

(نظرِ ثانی:)

استاذ العلماء حضرت علامہ
محمد سجاول عطاری المدنی
مدرس جامعۃ المدینہ موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ

منجانب: اہل سنت وجماعت (جنتی) اسلام پورہ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اہلسنّت وجماعت (کثرھم اللہ تعالیٰ) کا وہابیہ غیر مقلدین سے اصل اختلاف تو عقائد میں ہے تاہم فروعی مسائل میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جن میں سے ایک مسئلہ رکعات تراویح (20 یا 8؟) بھی ہے۔ جس طرح ربیع الاول کی آمد پر اہل ایمان میلاد کا ذکر خیر کرتے ہیں تو منکرین کی طرف سے فتوؤں کی بوچھاڑ ہو جاتی ہے اسی طرح رمضان المبارک کی آمد پر بھی غیر مقلدین مسلکی تعصب کی بناء پر واویلا کرتے نظر آتے ہیں کہ نماز تراویح 20 رکعت نہیں بلکہ 8 رکعت ہیں اور 20 رکعت پڑھنے والوں پر بے جا تشدد کرتے ہیں لہٰذا عوام اہلسنّت کی تفہیم اور غیر مقلدین کے اس برائے نام دعوے کو طشت ازبام کرنے کے لئے یہ مختصر سی تحریر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

احقر درس نظامی کا مبتدی اور ادنیٰ سا طالب علم ہے صاحبان علم جہاں مناسب سمجھیں میری اصلاح فرمائیں یہ اصلاح احقر کے لئے باعث تسکینِ دل وجان ہوگی۔

اس مختصر سی تحریر کو ہم دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں، حصہ اول میں اہلسنّت وجماعت (احناف) کا موٴقف اور بیس رکعات تراویح کے دلائل جبکہ حصہ دوم میں غیر مقلدین بزعم خویش اہل حدیث حضرات کے چند دلائل اور ان کے جوابات سپرد قلم کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم وکرم میرے شامل حال فرمائے۔ اور ہم سب کو مسلک حقہ اہلسنّت وجماعت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین

دعا گو! ابومعاویہ محمد نعمان رضوی

متعلم جامعۃ المدینہ موڑ ایمن آباد

اہلسنّت وجماعت (احناف) کا موٴقف

اہلسنّت وجماعت (احناف) کی مشہور ومعروف درسی کتاب نور الایضاح فصل فی التراویح میں ہے۔ "وھی عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات"

اور (نماز تراویح) یہ بیس رکعتیں ہیں دس سلاموں کے ساتھ۔

(نور الایضاح صفحہ ۱۰۰ فصل فی التراویح کتاب الصلوٰۃ)

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

روی الحسن عن ابی حنیفۃ قال القیام فی شھر رمضان سنۃ لاینبغی ترکھا یصلی لامل کل مسجد فی مسجد ھم کل لیلۃ سوی الوتر عشرین رکعۃ خمس ترویحات بعشر تسلیمات یسلم فی الرکعتین۔

امام حسن نے امام اعظم ابوحنیفہ سے روایت کیا کہ امام اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا: "رمضان میں قیام (نماز تراویح) سنت ہے اور اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے ہر مسجد والوں کے لئے ان کی مسجد میں ہر رات میں وتر کے علاوہ بیس رکعات ہیں پانچ ترویحوں دس سلاموں کے ساتھ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔

مندرجہ بالا عبارت سے اہلسنّت وجماعت (احناف) کا موٴقف بھی واضح ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز تراویح دو دو رکعت کر پڑھی جائے گی۔

اپنا موٴقف پیش کرنے کے بعد ہم لفظ تراویح کی مختصر سی بحث قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں (جس سے اہلسنّت کا موٴقف مزید واضح ہوگا)

لفظ تراویح کی بحث:

امام المحدثین شارح صحیح بخاری امام ابن حجر عسقلانی الشافعی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لفظ تراویح پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"التراویح جمع ترویحۃ وھی المرأۃ الواحدۃ من الراحۃ"۔

لفظ تراویح جمع ہے ترویحہ کی اور ترویحہ کا معنیٰ ہے ایک مرتبہ آرام کرنا۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۴ صفحہ ۲۰۲، از امام ابن حجر عسقلانی)

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کی اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو وقفہ کیا جاتا ہے اسے ترویحہ کرتے ہیں۔ یعنی ہم نماز تراویح کو نماز تراویح اس صورت میں کہہ سکتے ہیں جب کہ اس میں کم از کم تین ترویحے ہوں کیونکہ عربی میں جمع از کم تین پر بولی جاتی ہے جب کہ آٹھ رکعت میں تو ایک (بفرض محال دو) ترویحے آتے ہیں لہٰذا غیر مقلدین کا آٹھ رکعتوں کو تراویح کہنا لغوی و اصولی طور پر غلط ہے۔

لفظ تراویح کی اس مختصر اور مفید بحث کے بعد ہم اپنے دلائل کی طرف بڑھتے ہیں جس میں ہم 20 رکعت تراویح کا ثبوت سنت نبوی ﷺ، تعامل صحابہ علیہم الرضوان اور اقوال و افعال تابعین و محدثین کی روشنی میں پیش کر رہے ہیں۔

سنت مصطفیٰ ﷺ 20 رکعت ہیں:

{۱}......عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (حبر الامۃ) سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) ادا فرماتے تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳، مجمع الزوائد جلد ۳ صفحہ ۱۷۲، تلخیص الحبیر جلد ۲ صفحہ ۲۱)

{۲}......عن جابر بن عبداللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فی رمضان فصلی الناس اربعۃ وعشرین رکعۃ والوتر بثلثۃ۔

(تاریخ جرجان جلد ۱ صفحہ ۳۱۷)

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام رمضان کی ایک رات تشریف لائے اور لوگوں کو چوبیس رکعتیں (20 تراویح، 4 فرض عشاء) پڑھائیں اور تین وتر پڑھائے۔

{۳}......امام ابن حجر تلخیص الحبیر میں ایک حدیث پاک لائے ہیں: "انہ (صلی اللہ علیہ وسلم) صلی بالناس عشرین رکعۃ لیلتین"۔

بے شک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو دو رات بیس رکعتیں (تراویح) پڑھائیں۔ (تلخیص الحبیر جلد ۲ صفحہ ۵۳)

20 تراویح تعامل صحابہ کی روشنی میں:

①......"عن یحی بن سعید رضی اللہ عنہ ان عمر ابن الخطاب امر رجلاً یصلی بھم عشرین رکعۃً"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں (صحابہ) کو 20 رکعتیں پڑھائے۔

②......حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا:

"کنا نقوم فی زمان عمر ابن الخطاب بعشرین رکعۃً"

کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر ادا کرتے تھے۔ (سنن الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۶۹۸)

③......عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر ابن الخطاب فی رمضان بثلث وعشرین رکعۃً۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں کہ لوگ (صحابہ) امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں 23 رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) ادا کیا کرتے تھے۔

(مؤطا امام مالک باب ما جاء فی قیام رمضان جلد ۱ صفحہ ۱۱۰)

④......"عن عبدالعزیز بن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلاث"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب مدینہ منورہ میں رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے

⑤......قال محمد بن کعب القرظی کان الناس یصلون فی زمان عمر ابن الخطاب فی رمضان عشرین رکعة یطیلون فیها القراءة ویوترون بثلاث۔

(مختصر قیام اللیل وقیام رمضان جلد ۱ صفحہ ۲۲۰)

محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان المبارک میں 20 رکعتیں (تراویح) پڑھتے تھے اور ان میں لمبی قرأت کرتے تھے اور تین وتر پڑھتے تھے۔

⑥......عن الحسن ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین رکعةً۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کردیا آپ (حضرت ابی بن کعب) ان (صحابہ) کو 20 رکعات پڑھاتے تھے۔ (جامع المسانید والسنن جلد ۱ صفحہ ۸۶، سیر اعلام النبلاء جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

⑦......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

ان عمر بن الخطاب امرہ ان یصلی باللیل فی رمضان......فصلی بھم عشرین رکعةً۔

کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں (حضرت ابی بن کعب کو) حکم دیا کہ وہ رمضان میں رات میں لوگوں کو نماز (تراویح) پڑھایا کریں......پس آپ نے لوگوں کو بیس رکعتیں (تراویح) پڑھائیں)۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۴۰۹، صلوٰۃ التراویح)

⑧......عن ابی الحسناء ان علیًا امر رجلا یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعةً۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

حضرت ابوالحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعتیں (تراویح) پڑھائے۔

⑨......عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی قال دعا القراء فی رمضان فامر منھم رجلًا یصلی بالناس عشرین رکعةً قال وکان علی یوتر بھم۔

(السنن الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۶۹۹)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمٰی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں قراء حضرات کو بلاتے اور ان میں سے کسی ایک شخص کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے اور حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے۔

⑩......حدثنی زید بن علی عن ابیه عن جدہ عن علی رضی اللہ عنھم انه امر الذی یصلی بالناس صلوۃ القیام فی شھر رمضان ان یصلی بھم عشرین رکعةً یسلم فی کل الرکعتین ویراوح مابین کل اربع رکعات فیرجع ذوالحاجة ویتوضا الرحیل"۔ (مسند امام زید صفحہ ۱۲۹)

امام زید اپنے والد علی (امام زین العابدین سے اور وہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان المبارک میں نماز (تراویح) پڑھانے کا حکم دیا اُسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت کے

بعد آرام کا وقفہ یعنی ترویحہ کرے کہ حاجت والا اپنی حاجت سے فارغ ہوکر وضو کرلے۔

⑪......عن زید بن وهب قال کان عبدالله بن مسعود یصلی بناء فی شهر رمضان وعلیه یسل قال اعمش کان یصلی عشرین رکعةً ویوتر بثلاث۔
(مختصر قیام اللیل جلد ۱ صفحہ ۲۲۱)

حضرت زید بن وھب سے روایت ہے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں رمضان میں نماز پڑھاتے پس جب وہ فارغ ہوتے تو رات باقی ہوتی اعمش کہتے ہیں کہ وہ (حضرت عبداللہ بن مسعود) 20 رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے۔

اجماع صحابہ اور مذہب جمہور 20 رکعت ہے:

علماء عظام نے 20 رکعت تراویح پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے چنانچہ امام زبیدی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (20 رکعت تراویح پر) جو اجماع ہوا اسی سے حضرت امام ابوحنیفہ، امام نووی، امام شافعی، امام احمد رحمہ اللہ اور جمہور نے (بیس رکعات تراویح) کا مسلک اخذ کیا ہے اور اسی کو امام ابن عبدالبر نے اختیار کیا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین جلد ۳ صفحہ ۷۰۰)

اسی طرح امام ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمہ نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما والی روایات ذکر کرکے اسے کالاجماع (اجماع کی طرح) قرار دیا ہے ملاحظہ ہو! المغنی جلد ۲ صفحہ ۱۶۷

امام ترمذی اپنی جامع ترمذی میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین راتوں والی تراویح کی حدیث نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں "واکثر اهل العلم علی ماروی عن عمر وعلی رضی الله عنهما وغیرهما من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عشرین رکعةً وهو قول الثوری وابن المبارک والشافعی وقال الشافعی وهکذا ادرکت ببلدنا بمکة یصلون عشرین رکعةً"۔

اکثر اہل علم کا مذہب 20 رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اور ان دو کے علاوہ دیگر اصحاب رسول سے مروی ہے اور یہی سفیان ثوری، عبداللہ ابن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔ (جامع ترمذی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹)

مندرجہ بالا روایات خصوصاً امام ترمذی کا شاندار فیصلہ اس بات کو واضح کرنے اور ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ علیہم الرضوان کا عمل بیس رکعت تراویح تھا اور یہی مذہب تابعین عظام کا ہے۔ (واللہ اعلم)

اب ہم ذیل میں چند دلائل تابعین عظام کے عمل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں تاکہ حقیقت مزید آشکار ہوجائے۔

20 رکعت کا ثبوت تابعین عظام سے:

①......عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ عن شتیر بن شکل: انه کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

حضرت شتیر بن شکل (شاگرد علی المرتضی رضی اللہ عنہ) رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

اس سے ملتی جلتی روایت السنن الکبریٰ کے اندر ہے جسے انہی حضرت شتیر بن شکل کا بیس رکعت تراویح کی امامت کروانا مذکور ہے۔

(ملاحظہ فرمائیے سنن الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۶۹۹)

②......عن ابی اسحق عن الحارث انه کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعة ویوتر بثلاث ویقنت قبل الرکوع۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حارث رمضان کی راتوں میں

بیان فرماتے ہیں کہ مذہبنا انہا عشرون رکعۃً بعشر تسلیمات غیر الوتر وذلک خمس ترویحات والترویحۃ اربع رکعات بتسلیمتین ھذا مذہبنا وبہ قال ابوحنیفۃ واصحابہ واحمد وداؤد وغیرھم ونقلہ القاضی عیاض (مالکی) عن جمہور العلماء۔

ہمارا (شافعیوں کا) مذہب یہ ہے کہ تراویح کی وتروں کے علاوہ بیس رکعتیں ہیں دس سلاموں کے ساتھ اور یہ اس طرح کہ تراویح میں پانچ ترویحے ہیں اور ایک ترویحے میں چار رکعتیں ہیں دو سلاموں کے ساتھ، یہی ہمارا مذہب ہے اور یہی ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے اصحاب، امام احمد اور داؤد اور ان کے علاوہ کا مؤقف ہے اس کو قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔ (شرح المہذب جلد ۴ صفحہ ۳۲)

③......مؤقف حنابلہ: ترجمان مذہب حنابلہ علامہ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں "والمختار عند ابی عبداللہ رحمہ اللہ فیہا عشرون رکعۃً وبہذا قال الثوری وابوحنیفۃ والشافعی" (المغنی لابن قدامہ فصل الجماعۃ فی التراویح جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

ابوعبداللہ یعنی امام احمد بن حنبل کے نزدیک تراویح میں بیس رکعات ہیں، یہی سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا مذہب ہے۔

④......مؤقف مالکیہ: علامہ ابن رشد مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: واختلفوا فی المختار من عدد الرکعات التی یقوم بہا الناس فی رمضان: فاختار مالک فی احد قولیہ وابوحنیفۃ والشافعی واحمد وداؤد القیام بعشرین رکعۃ سوی الوتر وذکر ابن القاسم عن مالک انہ کان یستحسن ستًا وثلاثین رکعۃ والوتر ثلاث۔ (بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ باب نمبر ۵)

رمضان میں لوگ کتنی رکعات ادا کریں؟ اس بارے میں مختار قول میں علماء نے اختلاف کیا ہے امام مالک کے نزدیک ایک قول کے مطابق امام ابوحنیفہ، امام شافعی،

امام احمد، امام داؤد رحمہم اللہ نے وتر کے علاوہ بیس رکعات پڑھنے کو اختیار کیا ہے امام مالک کا دوسرا قول جو ابن قاسم نے امام مالک سے روایت کیا وہ یہ ہے کہ امام مالک رمضان میں 36 چھتیس رکعات اور تین وتر کو پسند فرماتے تھے۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تراویح کی رکعات کے بارے میں ائمہ اربعہ کا مؤقف 20 رکعت ہی ہے۔

اب ذیل میں ہم دیگر اکابرین علماء کے چند اقوال پیش کرتے ہیں تاکہ 20 رکعت تراویح کا ثبوت اظہر من الشمس ہوجائے۔

اقوال اکابرین اور 20 رکعت تراویح

①......حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:

"التراویح وھی عشرون رکعۃ وکیفیتھا مشہورۃ وسنۃ مؤکدۃ"۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۲۰۱)

نماز تراویح 20 رکعت ہیں جس کا طریقہ مشہور ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہیں۔

②......غوث اعظم غوث الاغواث قطب ربانی شہباز لامکانی محبوب سبحانی الشیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ آپ کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین میں ہے:

"وصلوۃ التراویح سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی عشرون رکعۃ"

نماز تراویح نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے اور یہ 20 رکعتیں ہیں۔

(غنیۃ الطالیب جلد ۲ صفحہ ۱۵)

نوٹ: قارئین یہ جان کر آپ حیران ہوجائیں گے کہ غیر مقلدین کے مکتبہ سعودیہ سے غنیۃ الطالبین کا جو ایڈیشن شائع کیا گیا اس میں اس عبارت 20 رکعت کو بدل کر 8 کر دیا

گیا۔اس حرکت سے غیر مقلدین کے مذہب کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ

؎ خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

③......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو غیر مقلدین بھی اپنا امام مانتے ہیں وہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں نمازِ تراویح کی رکعات کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وعددہ عشرون رکعۃً" نمازِ تراویح کی رکعات کی تعداد بیس ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ صفحہ ۱۸)

④......شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

اور جو چیز صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والوں سے ثابت و مشہور ہو چکی ہے وہ بیس 20 رکعتیں ہیں اور 23 رکعتوں والی جو روایت ہے وہ وتر کو تراویح کے ساتھ شمار کر کے ہے۔(ماثبت بالسنۃ صفحہ ۲۶۴)(یعنی 20 تراویح، 3 وتر)

⑤......امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں: "ان صلوۃ التراویح شھر رمضان عشرون رکعۃً" کہ رمضان میں تراویح 20 رکعت ہے۔(میزان الکبریٰ للشعرانی ص ۱۴۸)

اکابرین امت کے چند ارشادات نقل کرنے کے بعد ہم ذیل میں غیر مقلدین کے اکابرین سے 20 رکعت تراویح کے بارے میں چند حوالے نقل کرتے ہیں۔

20 رکعت تراویح اور علمائے غیر مقلدین

①......غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں: "قد ثبت ان ابی ابن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعۃ فی رمضان ویوتر بثلاث ورای کثیر من العلماء ان ذلک ھو السنۃ لانہ قام بین المھاجرین والانصار"۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۲)

ابن تیمیہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رمضان میں لوگوں (یعنی صحابہ و تابعین) کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے لہٰذا اکثر علماء نے اسے ہی سنت قرار دیا ہے، اس لیے کہ حضرت ابی بن کعب نے مہاجرین و انصار کی موجودگی میں بیس رکعت پڑھائیں تھیں اور اس پر کسی نے انکار نہیں کیا۔

فائدہ: ابن تیمیہ کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ 20 رکعت تراویح پر صحابہ کا اجماع ہو چکا۔ ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

②......مولوی غلام رسول قلعوی غیر مقلد نے مولوی حسین بٹالوی غیر مقلد کے رد میں فارسی میں رسالہ تراویح لکھا اور ثابت کیا کہ 20 رکعتیں ہی حق ہیں اور آٹھ رکعتیں بعد کی ایجاد ہیں۔(دیکھئے رسالہ تراویح، از غلام رسول قلعوی غیر مقلد)

③......غیر مقلدین کا امام محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتا ہے: "ان عمر رضی اللہ عنہ لما جمع الناس علی ابی ابن کعب کانت صلوتھم عشرین رکعۃً"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کیا تو ان کی نماز 20 رکعت تھی۔(فتاویٰ محمد بن عبد الوہاب نجدی صفحہ ۹۵)

④......غیر مقلد مولوی نواب وحید الزمان حیدر آبادی کہتے ہیں بیس رکعت تراویح خلفائے راشدین کی سنت ہے۔(ترجمہ موطا امام مالک صفحہ ۹۶)

سعودی عرب میں بھی نمازِ تراویح 20 رکعت

غیر مقلدین عموماً عوام الناس کو پھسلانے کے لئے یہ شور مچاتے ہیں کہ دیکھو

سعودیہ میں یہ نہیں ہوتا سعودیہ میں وہ نہی ہوتا مگر مسئلہ تراویح پر غیر مقلدین حضرات سعودیہ کی مثال پیش نہیں کرتے اس لیے کہ حرمین شریفین میں ہمیشہ سے نماز تراویح 20 رکعت ہی ادا کی جاتی رہی ہیں اور اب بھی 20 رکعت ادا کی جاتی ہیں بلکہ سعودی مولویوں کی 20 رکعت تراویح کے ثبوت میں مستقل کتابیں موجود ہیں جیسا کہ مدرس مسجد نبوی عطیہ محمد سالم کا رسالہ "التراویح اکثر من الف عام فی مسجد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام" اسی طرح کئی اور سعودی مولویوں نے 20 رکعت تراویح کو اپنی کتب میں ثابت کیا ہے۔

قارئین باتمکین اب ہم اس رسالہ کے دوسرے حصے کو شروع کرتے ہیں جس میں غیر مقلدین کے استدلال اور ان کے جوابات بالاختصار آپ کی بارگاہ میں پیش کیے جائینگے جس سے ان شاء اللہ عزوجل یہ واضح ہوگا کہ ان دلائل سے غیر مقلدین کا دعویٰ 8 رکعت تراویح ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

﴿حصہ دوم﴾

غیر مقلدین کے دلائل اور ان کے جوابات

غیر مقلدین عوام الناس پر اپنی دھاک بٹھانے کے لیے عموماً بخاری کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں وہ حدیث اور اس کے جوابات ملاحظہ فرمائیے۔

حدیثِ بخاری: "عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن انہ اخبرہ انہ سأل عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا کیف کانت صلوۃ رسول اللہ فی رمضان؟ فقالت ما کان رسول اللہ یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشر رکعۃً اربعاً فلا تسئل عن حسنہنّ و طولہن ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا"۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۲۶۹ باب فضل من قام رمضان)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ بتایئے نبی کریم ﷺ کی نماز رمضان المبارک میں کس قدر ہوتی تھی تو حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بھی اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔

پہلے چار رکعت ادا فرماتے ان کے طول اور حسن کا کیا کہنا پھر چار رکعت ادا فرماتے ان کے حسن وخوبی کا کیا کہنا ان کے بعد پھر تین رکعت (وتر) ادا فرماتے۔

قارئین اگر آپ اس روایت کو بنظر غایت پڑھیں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس روایت سے غیر مقلدین کا آٹھ تراویح کا استدلال کرنا بوجوہ کثیرہ باطل ہے۔

① ...... یہ نماز تہجد کی نماز تھی کیوں کہ حدیث کے الفاظ ہیں "ما کان رسول اللہ یزید فی رمضان ولا غیرہ"۔ "یعنی رسول اللہ ﷺ نہیں پڑھتے تھے گیارہ رکعتوں سے زیادہ رمضان میں اور غیر رمضان میں"۔

تو یہ تراویح کی نماز نہیں ہوسکتی کیونکہ تراویح تو صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔

(۲)......اس حدیث میں وتر کی تین رکعتیں مذکور ہیں جبکہ غیر مقلدین ایک وتر پڑھنے کے قائل ہیں۔

(۳)......یہ حدیث تہجد کی ہی حدیث ہے چنانچہ امام بخاری خود اس حدیث کو کتاب التہجد میں لائے ہیں۔ دیکھئے کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ فی رمضان وغیرہ۔

(۴)......یہ حدیث اصلاً تہجد کی حدیث ہے جس کو غیر مقلدین خواہ مخواہ 8 رکعت تراویح کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ شاہ عبدالعزیز دہلوی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: "آں روایت محمول بر نماز تہجد است کہ در رمضان وغیرہ یکسان بود" یہ روایت نماز تہجد پر محمول ہے جو رمضان میں بھی اور رمضان کے علاوہ برابر ہوتی تھی۔ (فتاویٰ عزیزی جلد ۱ صفحہ ۱۱۹)

(۵)......یہ حدیث تہجد کی حدیث ہے کیونکہ اس میں چار چار رکعتیں پڑھنے کا ذکر ہے جبکہ تراویح تو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے جو کہ ائمہ اربعہ کا مذہب ہے اور خود غیر مقلدین بھی تراویح 2,2 رکعت کر کے ہی پڑھتے ہیں چنانچہ ثابت ہوا کہ یہ حدیث اصلاً تہجد کی حدیث ہے۔

(۶)......یہ روایت مضطرب ہے یعنی اس میں اضطراب پایا جاتا ہے وہ اس طرح کہ اس حدیث کے راوی یہاں گیارہ رکعت روایت کرتے ہیں جبکہ مسلم کی روایت میں 13 رکعت کر رہے ہیں۔

چنانچہ غیر مقلدین کا اس حدیث سے 8 رکعت تراویح کا استدلال کرنا بالکل غلط ہے۔

حدیث صحیح ابن خزیمہ سے استدلال اور جواب:

غیر مقلدین اپنے دعویٰ 8 رکعت کے ثبوت کے لئے صحیح ابن خزیمہ کی یہ

روایت پیش کرتے ہیں: عن جابر بن عبداللہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان ثمان رکعات واوتر۔ (صحیح ابن خزیمہ جلد۲ صفحہ۶۹۳)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر کی نماز پڑھائی۔

(۱)......صحیح ابن خزیمہ کی یہ روایت ساقط الاعتبار ہے کیونکہ اس میں رمضان میں ایک رات نماز پڑھانے کا ذکر ہے جبکہ صحاح کی روایت میں تین دن کا ذکر ہے۔

(۲)......یہ روایت ضعیف اور ناقابل استدلال ہے کیونکہ اس کے راوی یعقوب قمی اور عیسیٰ بن جاریہ ہیں جو سخت ضعیف ہیں امام دارقطنی فرماتے ہیں: یعقوب قمی لیس بقوی یعقوب قمی قوی راوی نہیں۔ (تہذیب الکمال)

اور دیگر محققین اسماء الرجال نے ان راویوں پر شدید جرح کی ہے جیسا کہ امام نسائی نے الضعفاء والمتروکین میں عیسیٰ بن جاریہ کو منکر الحدیث کہا، امام ذہبی نے متروک الحدیث کہا، امام ابن حجر عسقلانی نے امام یحییٰ بن معین کے حوالے سے ذکر کیا کہ یہ منکر الحدیث ہے، امام دارقطنی نے یعقوب قمی کو ضعیف قرار دیا ملاحظہ ہو حاشیہ طبقات المحدثین جلد۲ صفحہ۱۷۷۔

لہٰذا اس ضعیف روایت اور ساقط الاعتبار روایت سے 8 رکعت تراویح کا دعویٰ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

مؤطا و سنن الکبریٰ کی روایت، استدلال کا جواب:

غیر مقلدین مؤطا و سنن الکبریٰ کے حوالے سے آٹھ رکعت تراویح کے لئے یہ روایت پیش کرتے ہیں۔

امام مالک نے محمد بن یوسف سے محمد بن یوسف نے سائب بن یزید سے

روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں۔

جواب: یہ روایت مضطرب ہے کیونکہ مؤطا میں سائب بن یزید سے 13 رکعت کی روایت جبکہ عبدالرزاق نے انہیں محمد بن یوسف سے 21 رکعت کی روایت کی ہے، کسی میں 8 کسی میں 13 کسی میں 21۔ لہٰذا یہ روایت مضطرب اور نا قابل استدلال ہے۔

مختصر قیام اللیل کی روایت اور جواب:

غیر مقلدین اپنے دعوے کی دلیل کے لئے مختصر قیام اللیل کی یہ ضعیف روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا نبی علیہ السلام نے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے، عرض کی میرے گھر کی عورتوں نے مجھے کہا کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتیں لہٰذا ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گی میں نے انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھادیئے حضور علیہ السلام یہ سن کر خاموش رہے اور یہ رضا کی دلیل ہے"۔

(مختصر قیام اللیل جلد ا صفحہ ۲۱۷)

جواب: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن حمید یعقوب قمی اور یحییٰ بن جاریہ ہیں اور ان کو محدثین نے ضعیف، متروک الحدیث اور منکر الحدیث قرار دیا ہے جس کی وضاحت صحیح ابن خزیمہ کی روایت کے تحت گزر چکی۔

کیا تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے؟

جب غیر مقلدین حضرات اہلسنت وجماعت (احناف) کے دلائل سے عاجز

آجاتے ہیں اور اپنا دعویٰ (8 رکعت تراویح) ثابت نہیں کرپاتے تو کہہ دیتے ہیں کہ تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے جیسا کہ غیر مقلدین کے مناظر مولوی صادق سیالکوٹی نے صلوٰۃ الرسول کے اندر اور دیگر وہابی حضرات نے اپنی کتب کے اندر کہا ہے جبکہ درحقیقت تہجد اور تراویح الگ الگ نماز ہے۔

①......تہجد کی مشروعیت قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: (ومن اللیل فتہجد بہٖ) جبکہ تراویح حدیث سے ثابت ہے تو جب غیر مقلدین حضرات یہ کہتے ہیں کہ تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے تو پھر غیر مقلدین کو یہ دعویٰ کرنا چاہئے کہ تراویح قرآن سے ثابت ہے لیکن غیر مقلدین یہ دعویٰ نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کے اکابرین میں سے کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ تراویح قرآن سے ثابت ہے۔ ماحاصل یہ ہے کہ تہجد کا قرآن سے ثابت ہونا اور تراویح کا حدیث سے ثابت ہونا ہی ثابت کرتا ہے کہ تہجد اور چیز ہے اور تراویح اور چیز ہے۔

②......یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک نماز کو پورا سال تہجد کے نام سے پکارا جائے اور رمضان میں اُسی کو تراویح کہا جائے غیر مقلدین بھی 8 رکعت پڑھ کے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تراویح پڑھی ہے اگر تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے تو غیر مقلدین یہ کہہ دیا کریں کہ ہم نے عشاء کے بعد تہجد پڑھی ہے۔

③......اگر قیام اللیل (تہجد) اور تراویح ایک ہی چیز ہے تو تہجد تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 4,6,10,8 رکعت بھی تو پڑھی ہے تو غیر مقلدین 8 رکعت ہی تراویح کیوں پڑھتے ہیں 8 بھی پڑھا کریں اور 10 بھی پڑھا کریں اور کبھی 4 اور کبھی 6 پڑھ لیا کریں۔

④......غیر مقلدین کے بقول تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے تو جب تہجد نہ پڑھنے والے پر گناہ نہیں یعنی چاہے تو پڑھے چاہے نہ پڑھے تو کیا تراویح میں بھی یہ جائز ہوگا کہ چاہے تو پڑھے اور چاہے تو نہ پڑھے؟

⑤......اگر تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہوتی تو محدثین اور علماء عظام کبھی بھی تہجد کے لئے علیحدہ علیحدہ باب بندی نہ کرتے محدثین کا تہجد کے لیئے علیحدہ باب قائم کرنا اور قیام رمضان یعنی تراویح کے لئے علیحدہ باب قائم کرنا ہی واضح کرتا ہے کہ تہجد اور چیز ہے اور تراویح اور چیز ہے۔جیسا کہ امام بخاری نے کتاب التہجد علیحدہ کتاب اور کتاب التراویح علیحدہ کتاب کی صورت میں قائم کی اور خود غیر مقلدین بھی اپنی کتب میں تہجد کے لئے علیحدہ اور تراویح کے لیے علیحدہ عنوان قائم کرتے ہیں اگر یہ ایک چیز ہو تو علیحدہ علیحدہ باب باندھنا چہ معنی دارد؟۔

⑥......تہجد اخیر شب میں پڑھی جاتی ہے اور تراویح اول رات میں یعنی عشاء کے بعد تو جب غیر مقلدین کے نزدیک تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے تو وہابی حضرات غیر رمضان میں تہجد عشاء کے بعد پڑھ کر سوجایا کریں اور رمضان میں تراویح اخیر شب میں پڑھ لیا کریں کیونکہ ان کے نزدیک تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہے۔

اس کے علاوہ اس ضمن میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے تاہم یہ ثابت ہے کہ تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ نماز ہے اور غیر مقلدین کا تہجد اور تراویح کو ایک کہنا محض دھوکہ ہے۔

احباب عموماً غیر مقلدین حضرات جب کسی موضوع پر عامۃ الناس سے بحث ومباحثہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں فلاں چیز بخاری سے دکھاؤ حالانکہ ان کا یہ اصول بھی غلط ہے،غیر مقلدین کا بات بات پر بخاری سے ثبوت مانگنا کیسا جبکہ حضرات غیر مقلدین تقلید کو شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں اور امام بخاری خود مقلد تھے تو غیر مقلدین امام بخاری کا حوالہ کس منہ سے طلب کرتے ہیں۔

امام بخاری مقلد تھے:

آج غیر مقلدین ہم (مقلدین) پر شرک وبدعت کے فتوے لگاتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ تقلید حرام ہے مقلد بدعتی ہے،مشرک ہے وغیرہ وغیرہ جبکہ یہ حضرات بات بات پر جس بخاری کا مطالبہ کرتے ہیں اس کے مؤلف امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (امام بخاری) خود مقلد تھے۔ابوعاصم عبادی،امام تاج الدین سبکی،شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور غیر مقلدین کے امام صدیق حسن بھوپالی ان حضرات نے امام بخاری کو شافعی قرار دیا جبکہ ابی یعلی اور ابن تیمیہ وغیرہ نے امام بخاری کو حنبلی المذہب قرار دیا بہر صورت یہ ثابت ہوتا کہ امام بخاری مقلد تھے چنانچہ

علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "ذکر ابوعاصم العبادی اباعبداللہ فی کتابہ الطبقات وقال سمع من الزعفرانی وابی ثور والکرابیسی قلت وتفقہ علی الحمیدی و کلہم من اصحاب الشافعی"۔

ابوعاصم عبادی نے امام بخاری کا تذکرہ اپنی کتاب "الطبقات" میں کیا اور فرمایا کہ امام بخاری نے زعفرانی،ابوثور اور کرابیسی کے سماع حدیث کیا ہے میں کہتا ہوں (یعنی امام سبکی فرماتے ہیں) کہ امام بخاری نے حمیدی سے فقہ حاصل کی تھی اور یہ سب کے سب شافعی تھے۔(طبقات الشافعیہ الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رحمۃ اللہ علیہ

"ومن ھذا القبیل محمد بن اسماعیل البخاری فانہ معدود من الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی"۔

اور اسی قبیل (مقلدین شافعیہ) سے امام بخاری بھی ہیں وہ بھی طبقات شافعیہ میں شمار ہوتے ہیں اور جن حضرات نے انہیں یعنی امام بخاری کو طبقات الشافعیہ میں شمار کیا ہے ان میں سے الشیخ تاج الدین سبکی بھی ہیں۔(الانصاف مترجم صفحہ ٦٧)

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی کتاب ابجد العلوم میں ائمہ احناف کا تذکرہ کرنے کے بعد ائمہ شوافع کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"فلنذكر نبذة من ائمه الشافعية ليكون الكتاب كامل الطرفين حائز الشرفين وهوه لاء ضفان احدهما من تشرف بصحبة الامام الشافعي والآخر من تلاهم من الائمة امر الاول فمنهم احمد خالد الخلال......واما الضف الثاني فمنهم محمد بن ادريس ابوحاتم الرازي ومحمد بن اسماعيل البخاري"۔

"پس ہم کچھ ائمہ شافعیہ کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ہماری کتاب دونوں طرف سے کامل اور دونوں شرفوں کی جامع ہوجائے ائمہ شافعیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جنہوں نے امام شافعی علیہ الرحمہ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہے اور دوسرے وہ جو اصحاب امام شافعی کے نقش قدم پر چلے پہلی قسم کے ائمہ شافعیہ یہ ہیں مثلاً: احمد خالد الخلال اور بہر حال جو دوسری قسم کے ائمہ شوافع ہیں تو ان میں محمد بن ادریس ابوحاتم رازی اور محمد بن اسماعیل بخاری (امام بخاری) ہیں۔(ابجد العلوم جلد۳ صفحہ۱۲۶)

اور ممدوح غیر مقلدین ابن تیمیہ اور ابن قیم نے امام بخاری علیہ الرحمہ کو حنبلی المذہب قرار دیا ہے۔ چنانچہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"وائمة الحديث كالبخاري ومسلم والترمذي والنسائي وغيرهم بهم ايضاً من اتباعهما وممن ياخذ العلم والفقه عنهما"۔

اور ائمہ حدیث مثلاً: امام بخاری، امام مسلم، ترمذی، نسائی وغیرہ بھی امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کے متبعین میں سے ہیں اور ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے ان سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا ہے۔(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد۲۵ صفحہ۲۳۲)

اور ابن تیمیہ کے تلمیذ (شاگرد) ابن قیم جوزی کہتے ہیں:

"كذلك البخاري ومسلم وابوداؤد والاثرم وهذه الطبقة من اصحاب احمد اتبع له من المقلدين المحض المنتسبين اليه"۔

اسی طرح امام بخاری، مسلم اور داؤد اور امام اثرم علیہم الرحمہ ہیں یہ طبقہ حضرت امام احمد بن حنبلی علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے ہیں اور ان مقلدین محض سے کہیں بڑھ کر امام احمد کی اتباع کرنے والے ہیں جو امام احمد بن حنبل کی طرف اپنی نسبت کرتے ہیں۔(اعلام الموقعین جلد۲ صفحہ۲۲۳)

لہٰذا مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ امام بخاری علیہ الرحمہ مقلد تھے۔

اب ذیل میں ملاحظہ فرمایئے کہ غیر مقلدین صحیح بخاری وامام بخاری سے کیا سلوک روا رکھتے ہیں:

بخاری شریف کے متعلق غیر مقلدین کا رویہ:

مشہور صحافی اختر کاشمیری اپنے سفرنامہ ایران میں ایک ایسی تقریب کا ذکر کرتے ہیں جو ایران میں منعقد کی گئی اور شیعہ وسنی حضرات و وہابی حضرات کے درمیان اختلاف کو کیسے مٹایا جائے یہ اُس تقریب کا مقصود تھا چنانچہ لکھتے ہیں:

"اس سیشن کے آخری مقرر گوجرانوالہ کے اہل حدیث عالم مولانا بشیر الرحمٰن مستحسن تھے......فرمانے لگے: "اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل قدر ضرور ہے قابل عمل نہیں اختلاف ختم کرنا ضروری ہے مگر اختلاف ختم کرنے کے لیے اسباب اختلاف کو مٹانا ہوگا فریقین کی جو کتب قابل اعتراض ہیں ان کی موجودگی اختلاف کی بھٹی کو تیز

کررہی ہے کیوں نہ ہم ان اسباب کو ہی ختم کردیں۔ اگر آپ صدق دل سے اتحاد چاہتے ہیں تو ان تمام روایات کو جلانا ہوگا جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب ہیں ہم بخاری کو آگ میں ڈالتے ہیں آپ اصول کافی کو نذرِ آتش کریں آپ اپنی فقہ صاف کریں ہم اپنی فقہ صاف کردینگے۔ (آتش کدہ ایران صفحہ ۱۰۹)

غیر مقلدین کے بقول بخاری میں موضوع روایت:

وہابیوں کے سرخیل حکیم فیض عالم کہتے ہیں: ''ایک طرف بخاری کی 9 سال والی روایت ہے اور دوسری طرف اتنے قوی شواہد وحقائق ہیں اس سے صاف نظر آتا ہے کہ نو سال والی روایت ایک موضوع قول ہے'' (یعنی یہ من گھڑت روایت ہے ہے)۔
(صدیقہ کائنات صفحہ ۸۰)

اختصار مانع ہے ورنہ ہم وہابی اکابرین کے اور حوالے پیش کرتے جن میں انہوں نے بخاری کے متعلق اپنے مسلکی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اب ذیل میں ہم چند وہ حوالے آپ کے سامنے رکھتے ہیں جن میں وہابی علماء نے کئی مسائل پر بخاری کے حوالے دیئے کہ یہ روایت بخاری میں ہے مگر درحقیقت ان روایات کا بخاری شریف میں نام ونشان تک نہیں مثلاً: غیر مقلدین کے مفتی ابوالبرکات احمد کہتے ہیں:

صحیح بخاری میں آنحضرت کی حدیث ہے کہ تین رکعت کے ساتھ وتر نہ پڑھو مغرب کے ساتھ مشابہت ہوگی۔ (فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۴۴)

جبکہ یہ حدیث بخاری میں نہیں، اگر ہے تو غیر مقلدین حضرات تکلف فرما کر یہ حدیث بخاری سے دکھادیں مگر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اور غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولوی اسماعیل سلفی نے اپنی کتاب ''رسول اکرم کی نماز'' میں چار جگھوں پر رفع یدین کی حدیث درج کی اور بخاری کا حوالہ دیا۔ جبکہ بخاری میں تین جگھوں پر رفع یدین والی حدیث ہے اور وہابیوں کے حکیم صادق سیالکوٹی نے تو اپنی کتاب ''صلوٰۃ الرسول'' میں بخاری کی طرف کئی حوالوں کا غلط انتساب کیا اور حد پار کردی۔

حکیم صاحب نے تسبیحات رکوع میں ایک تسبیح ''سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ'' درج کی اور بخاری کا حوالہ دیا جبکہ یہ روایت بخاری میں نہیں۔

اسی طرح اذان کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں: حی علی الصلوۃ کہتے وقت دائیں طرف مڑیں اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف مڑیں اور ولا یستدیر اور گھومیں نہیں یعنی دائیں اور بائیں طرف گردن موڑیں گھوم نہیں جانا چاہیئے۔ (بخاری ومسلم)

لیکن یہ حدیث نہ تو بخاری میں نہ مسلم میں۔

اسی طرح فتاویٰ علمائے حدیث میں غیر مقلد مولوی صاحب لکھتے ہیں:

رکوع کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے بخاری شریف میں رکوع کے بعد ہے۔ (فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۳ صفحہ ۲۰۶)

کیا غیر مقلد حضرات زحمت گوارا کریں گے کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کی روایت بخاری سے دکھادیں۔ حکیم صاحب اپنی کتاب سبیل الرسول میں کہتے ہیں:

حالانکہ حضور نے یہ بھی صاف صاف فرمایا ہے: ''افضل الاعمال الصلوٰۃ

فی اول وقتھا'' افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے'' اور بخاری کا حوالہ دیا جبکہ یہ روایت بخاری میں کہیں نہیں۔

وہابیوں کے شیخ الکل فی الکل ثناء اللہ امرتسری صاحب کہتے ہیں:

''سینہ پر ہاتھ باندھنے اور رفع یدین کرنے کی روایات بخاری و مسلم اور ان کی شروحات میں بکثرت ہیں''۔(فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۴۴۳)

کیا کوئی غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے اس دعوے کو پورا کرنے کی سکت رکھتا ہے کہ کوئی ایک حدیث، ایک روایت سینے پر ہاتھ باندھنے کی بخاری و مسلم سے دکھادیں۔

غیر مقلدین کے خطیب العصر مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی ایک بیان کے دوران یہ گل فشانی کرتے ہیں کہ امام بخاری نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے، ''المسح علی الجوربین'' جرابوں پر مسح کرنا۔(خطبات شہید اسلام جلد ا صفحہ ۱۳۴)

حالانکہ یہ باب بخاری شریف میں نہیں ہے اور مولوی صاحب کا امام بخاری پر یہ افتراء ہے۔

احباب اس طرح کی کئی مثالیں آپ کے سامنے پیش کی جاسکتی ہیں کہ جن میں غیر مقلدین نے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔

کتب حدیث تو کتب حدیث رہ گئیں یہ لوگ (غیر مقلد) قرآن میں بھی تحریف کرنے سے باز نہ رہے (شیعوں کی طرح) حکیم صادق سیالکوٹی جن کا تذکرہ بخاری کے حوالے سے پہلے ہو چکا ہے، یہی حکیم صاحب اپنی کتاب اعجاز حدیث میں نبی علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

خدا حضور کی زبان سے کہلواتا ہے ''قل لا اعلم الغیب'' اے پیغمبر اپنی امت کو سنادے کہ میں غیب نہیں جانتا (اعجاز حدیث صفحہ ۱۵۳، از صادق سیالکوٹی)

پھر اسی کتاب اعجاز حدیث کے اگلے صفحہ پر کہتے ہیں قرآن کہتا ہے'' قل لا اعلم الغیب'''' کہہ دے میں غیب نہیں جانتا''۔(اعجاز حدیث صفحہ ۱۵۴)

یہیں پر بس نہیں بلکہ صفحہ ۱۵۵ پر پھر یہ خود ساختہ آیت پیش کرتے ہیں کہ قرآن نے صاف کہہ دیا ''قل لا اعلم الغیب'''' کہہ دے میں غیب نہیں جانتا''

(اعجاز حدیث صفحہ ۱۵۵)

ان حرکتوں سے عامل بالقرآن والسنۃ کہلوانے والے غیر مقلدین کے مذہب کا اندازہ لگائیے جو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے قرآن میں خود ساختہ آیت کا بھی اضافہ کرنے سے باز نہیں رہتے اور قرآن میں معنوی تحریف یعنی مفہوم کو بدلنا یہ تو ان حضرات کا من پسند مشغلہ ہے کیونکہ دن رات مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے لیئے یہ حضرات بتوں اور کافروں والی آیات پڑھ کر انبیاء کی توہین اور اہلسنّت کو مشرک قرار دینے کا شوق پورا کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر نے کیا خوب ارشاد فرمایا تھا آپ ﷺ کا جو ارشاد مبارک بخاری شریف میں ہے کہ ''حضرت عبداللہ ابن عمران خارجیوں کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے کیونکہ انہوں (خارجیوں) نے کافروں وبتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کردیں۔(بخاری شریف کتاب)

قارئین باتمکین 20 رکعت تراویح کے تحت پچھلے صفحات میں حضور شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین میں بھی ان غیر مقلدین کی تحریف کا بیان گزر چکا ہے کہ انہوں نے 20 رکعت کی بجائے 8 رکعت کردیا۔ اور اس طرح کی سینکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں کہ یہ لوگ قرآن وحدیث

میں لفظی ومعنوی تحریف سے باز نہیں آتے گویا کہ

خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

خالق کائنات عزوجل کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں ان فتنوں سے بچا کر مسلک حقہ اہلسنت وجماعت پہ جینا مرنا نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

از: خاک پائے علمائے اہلسنت

ابومعاویہ محمد نعمان رضوی

0322-5209049